

اقوام متحدہ نے فلسطین کو تسلیم کرنے کے لیے ووٹ دیا۔ اسرائیل اس بات کو یقینی بنا رہا ہے کہ تسلیم کرنے کے لیے کچھ باقی نہ رہے

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی ایک بار پھر تقریباً متفقہ آواز کے ساتھ گونج اٹھی۔ ستمبر 2025 میں، ایک کے بعد ایک ملک نے نیویارک ڈیکلریشن کی حمایت میں ہاتھ اٹھایا، جس میں دوریاستی حل کی تجویز پیش کی گئی اور فلسطین کو اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت دینے کی سفارش کی گئی۔ ایوان تالیوں سے گونج اٹھا۔ علامتی طور پر یہ ایک بھاری لمحہ تھا: دہائیوں کی بے دخلی اور ناکام امن عمل کے بعد، دنیا نے بالآخر فلسطین کے ایک خود مختار ریاست کے طور پر وجود کے حق کو تسلیم کرنے کا عزم کیا۔

لیکن جیسے ہی نیویارک میں قرارداد پر سیاہی خشک ہوئی، غزہ شہر پر آگ برسنا شروع ہو گئی۔ تسلیم کے جواب میں اسرائیل نے نباہی کا راستہ اپنایا۔

کاغذی تسلیم، زمینی حقیقت کی تباہی

ووٹ تاریخی تھا۔ 140 سے زائد ممالک نے اس کی حمایت کی۔ صرف چند ممالک۔ جن کی قیادت اسرائیل، امریکہ اور ان کے معمول کے اتحادیوں نے کی۔ نے مخالفت کی ہمت کی۔ فلسطینیوں کے لیے یہ ایک طویل تاخیر سے ملنے والی تسلیم کا لمحہ تھا: ہاں، تم موجود ہو، اور ہاں، تم اپنی ایک ریاست کے مستحق ہو۔

لیکن کاغذ پر تسلیم کا کوئی مطلب نہیں اگر اس ریاست کے لوگ، زمین اور ادارے حقیقی وقت میں تباہ کیے جا رہے ہوں۔ غزہ صرف محاصرے میں نہیں ہے؛ اسے منظم طریقے سے مٹایا جا رہا ہے۔ پورے محلے غائب ہو چکے ہیں۔ ہسپتال دھوئیں کے ڈھیر بن چکے ہیں۔ یونیورسٹیاں، اسکول، مساجد اور گرجا گھر مسمار ہو چکے ہیں۔ بجلی، پانی اور صفائی کا نظام تباہ ہو چکا ہے۔ بموں سے بچ جانے والے بچوں کو قحط نے جکڑ رکھا ہے۔ غزہ کی پٹی اب ایک معاشرے کی طرح نہیں، بلکہ ایک ایپو کلپس کے بعد کی مانند نظر آتی ہے۔

اسرائیل کی حکمت عملی واضح تر نہیں ہو سکتی: اگر فلسطین کو سفارتی ایوانوں میں انکار نہیں کیا جاسکتا، تو اسے زمین پر ختم کر دیا جائے گا۔

غزہ: ایک نسل کشی کا منصوبہ

اکتوبر 2023 سے، غزہ نے جدید تاریخ کے سب سے تباہ کن فوجی مہمات میں سے ایک کا سامنا کیا ہے۔ اس چھوٹے سے علاقے پر گرائے گئے دھماکہ خیز مواد کی مقدار کا کوئی مقابلہ نہیں۔ یہ دوسری عالمی جنگ کے کئی سالوں کے دوران یورپی شہروں پر لرائے گئے دھماکوں سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن وارسا یا لندن کے برعکس، غزہ کے لوگوں کے پاس بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں۔ ہر سرحد بند ہے۔ یہ ایک پتھر ہے جسے اوپر سے کچلا جا رہا ہے۔

سرکاری طور پر ہلاکتوں کی تعداد دسیوں ہزار کی تصدیق پہلے ہی مردہ خانوں اور قبرستانوں کی گنجائش سے زیادہ ہے۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پورے خاندان بلبے کے نیچے غائب ہو جاتے ہیں جنہیں کبھی کھودا نہیں جاتا۔ شیرخوار بچے زندہ رجسٹر ہونے سے پہلے بھوک سے مر جاتے ہیں۔ بیماریاں کیمپوں میں پھیلتی ہیں جہاں دوائیں اب موجود نہیں۔ یہ ہر ممکن طریقے سے خاتمہ ہے: بم، بھوک، پیاس، بیماری۔

مغربی کنارہ: ہتھکڑیاں اور آنکھوں پر پٹی

جب غزہ کو کچلا جا رہا ہے، مغربی کنارے کا دم گھوٹنا جا رہا ہے۔ تو لکرم، جنین، بیرون جیسے شہروں میں بڑے پیمانے پر گرفتاری کی مہمات چلائی جا رہی ہیں۔ سینکڑوں افراد کو ایک ساتھ گرفتار کیا جاتا ہے۔ ہتھکڑیاں لگائی جاتی ہیں، آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے، اور فوجی جیلوں میں لے جایا جاتا ہے جہاں تشدد، عصمت دری اور بھوک روزمرہ کا معمول ہیں۔ آباد کار ملیشیا، جو اکثر فوجیوں کے ہمراہ ہوتے ہیں، فلسطینی خاندانوں کو ان کے گھروں سے نکال دیتے ہیں۔ گاؤں تباہ کیے جا رہے ہیں۔ زرعی زمین چھینی جا رہی ہے۔ نئی بستیاں مقبوضہ زمین میں دانتوں کی طرح گہری دھنس رہی ہیں۔

یہ ”سیکیورٹی“ نہیں ہے۔ یہ نسلی صفائی ہے۔ حساب شدہ، دانستہ اور بے رحم۔ یہ فلسطینی معاشرے کو منظم طریقے سے توڑنا ہے تاکہ کوئی بھی ”مستقبل کی ریاست“ ایک کٹی ہوئی لاش کی مانند ہو۔

وقت کا پیغام

ہر بار جب دنیا فلسطین کو تسلیم کرنے کی طرف بڑھتی ہے، اسرائیل اپنی تباہی کی مہم کو تیز کر دیتا ہے۔ ستمبر 2025 کا ووٹ بھی اس سے مختلف نہ تھا۔ جیسے ہی نیویارک میں قرارداد کی تالیوں کی گونج سنائی دی، غزہ شہر پر بموں کی بارش تیز ہو گئی۔ جیسے ہی رہنما ”دو ریاستوں کے ساتھ ساتھ“ کی بات کر رہے تھے، مغربی کنارے میں فوجیوں نے سینکڑوں فلسطینی مردوں کو باندھ کر غائب کر دیا۔ پیغام واضح تھا: قراردادیں کچھ نہیں بدلتیں، کیونکہ اسرائیل طاقت کے زور پر حقیقت کا فیصلہ کرے گا۔

ایک باغی ریاست جو دنیا کو چیلنج کر رہی ہے

اسرائیل نہ صرف بین الاقوامی قانون کو نظر انداز کر رہا ہے۔ وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔ وہ عالمی عدالت انصاف (ICJ) کے فیصلوں کو مسترد کرتا ہے۔ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پھاڑ دیتا ہے۔ وہ بے خوفی سے اپنی کارروائیاں جاری رکھتا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ اس کے مغربی سرپرست اسے نتائج سے بچائیں گے۔ یہ ایک باغی ریاست کی کتابی تعریف ہے، جو تمام قوانین سے بالاتر سمجھتی ہے اور کسی کے سامنے جوابدہ نہیں۔

اور کیوں نہ ہو؟ دہائیوں سے، مذمت کے بغیر کوئی نتائج نہیں نکلے۔ ”شدید تشویش“ اور ”گہرا افسوس“ وہ واحد ہتھیار ہیں جو نام نہاد بین الاقوامی برادری نے جمع کیے ہیں۔ اسرائیل نے سیکھ لیا ہے کہ وہ مکمل استثنیٰ کے ساتھ عمل کر سکتا ہے، کیونکہ کوئی اسے نہیں روکے گا۔

تسلیم کافی نہیں

تازہ ترین جنرل اسمبلی کی قرارداد ایک سفارتی اشارہ ہے، لیکن اشارے نسل کشی کو نہیں روکتے۔ وہ سرحدیں نہیں کھولتے۔ وہ بھوک سے مرتے بچوں کو کھانا نہیں دیتے۔ وہ تباہ شدہ ہسپتالوں کی تعمیر نو نہیں کرتے۔ جب تک طاقت کے ساتھ حمایت نہ کی جائے، قراردادیں راکھ پر تیرتی ہوئی الفاظ ہیں۔

اگر دنیا غزہ کی تباہی اور مغربی کنارے کی نسلی صفائی کو روکنے کے بارے میں سنجیدہ ہے، تو خالی الفاظ کا وقت گزر چکا ہے۔ جنرل اسمبلی کو قرارداد 377- ”امن کے لیے اتحاد“ کے تحت عمل کرنا چاہیے۔ جب سیکورٹی کونسل مفلوج ہو، اسمبلی کو اجتماعی اقدامات کی سفارش کرنے کا اختیار ہے، بشمول فوجی مداخلت۔ یہ اختیاری نہیں ہے۔ یہ وہی طریقہ کار ہے جو ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں اسے روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

اقوام متحدہ کا آخری امتحان

اگر اقوام متحدہ اسرائیل کی تباہی کے سامنے علامتی ووٹوں پر مطمئن رہتی ہے، تو وہ خود کو لیگ آف نیشنز کی طرح بے اثر ثابت کرے گی، جو فاشزم اور ہولوکاسٹ کے سامنے ناکام ہوئی تھی۔ ایک اور نسل کشی اس ادارے کی نظروں کے سامنے ہوگی، جو اس طرح کے جرائم کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

انتخاب واضح تر نہیں ہو سکتا: یا تو اقوام متحدہ فلسطین کی تباہی کو روکنے کے لیے مداخلت کرتی ہے، یا وہ خود کو غیر متعلقہ بنا لیتی ہے۔ تسلیم کا کوئی مطلب نہیں اگر تسلیم شدہ کو ختم کر دیا جائے۔ نیویارک میں ووٹ تاریخی تھا، لیکن تاریخ اشاروں کو یاد نہیں رکھے گی۔ یہ یاد رکھے گی کہ دنیا نے عمل کیا۔ یا اس نے منہ موڑ لیا۔

حوالہ جات

1. اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (2025)۔ دو ریاستی حل پر نیویارک ڈیکلریشن۔ UNGA ووٹ، 12 ستمبر 2025۔
2. اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (2024)۔ قرارداد ES-10/23: اقوام متحدہ میں فلسطین کی ریاست کا درجہ۔ 10 مئی 2024 کو منظور شدہ۔
3. عالمی عدالت انصاف (2024-2025)۔ غزہ کی پٹی میں نسل کشی کے روک تھام اور سزا کے کنونشن کا اطلاق (جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل)۔ عبوری اقدامات پر احکامات، 26 جنوری 2024؛ 2024-2025 کے دوران مزید احکامات۔
4. دی لانسیت (2024)۔ غزہ میں ہلاکتوں کی گنتی: مشکل لیکن ضروری۔ جولائی 2024 تک <186,000 کل ہلاکتوں (براہ راست + بالواسطہ) کا تخمینہ۔
5. اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کا دفتر (OHCHR)۔ خصوصی رپورٹرز کے بیانات (نومبر 2023 سے آگے) جو غزہ میں نسل کشی کے خطرے کی وارننگ دیتے ہیں۔
6. ہیومن رائٹس واچ (2024-2025)۔ فلسطینی قیدیوں، بشمول صحت کے کارکنوں، پر تشدد، بھوک اور جنسی استحصال کی رپورٹس۔
7. 972+ میگزین اینڈ لوکل کال (2024)۔ اسرائیلی فوجی انٹیلی جنس ڈیٹابیس کی رپورٹنگ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غزہ میں ہلاک ہونے والوں میں سے ~83% عام شہری ہیں۔

8. الجزیرہ (2025). اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اسرائیل اور فلسطین کے لیے دو ریاستی حل کی حمایت کی.

12 ستمبر 2025۔

9. رائٹرز (2025). اسرائیل کی غزہ جارحیت کا ہلاکتوں کا تخمینہ: وزارت صحت اور آزاد تخمینے، مارچ 2025۔

10. دی گارڈین (2025). سابق اسرائیلی چیف آف اسٹاف نے 200,000 سے زائد فلسطینی ہلاکتوں اور زخمیوں کی

تصدیق کی، 12 ستمبر 2025۔

11. اقوام متحدہ اوسی ایچ اے (2023-2025). مقبوضہ فلسطینی علاقہ: انسانی اثرات کی صورتحال رپورٹس، جو

تباہی، نقل مکانی اور محاصرے کے حالات کی دستاویز کرتی ہیں۔